5 سرکاری مالیات اور مالیاتی پالیسی

5.1 عمومی جائزہ

مالی سال 2008ء میں محاصل کی نمو میں کمی، بھاری سودی ادائیگیوں اور زراعانت کے باعث مجموعی اخراجات میں خاصے اضافے کی وجہ سے مالیاتی کارکردگی کے تمام اظہاریوں میں شدید ابتری کا رجحان دیکھنے میں آیا (دیکھئے **شکل 5.1**)۔ مذکورہ عوامل کی وجہ سے م س 08ء میں مالیاتی خسارہ بڑھ کر جی ڈی پی کا 7.4 فیصد ہوگیا جو سال کے لیے مقررہ 4 فیصد ہدف اور گذشتہ مالی سال کے 4.3 فیصد خسارے سے کافی زیادہ ہے۔ یہ 1999ء کے بعد سے مالیاتی خسارے کی بلند ترین سطح ہے۔ مالی سال 2007ء میں مالیاتی خسارہ جی ڈی پی کے 4.3 فیصد تک رہا تھا۔ اس کے ساتھ ساتھ محصولاتی توازن بلحاظ جی ڈی پی بھی م س 08ء میں خسارے کا شکار ہوگیا جو گذشتہ برسوں میں صفر کے آس پاس تھا۔

شکل 5.1 : محاصل اوراخراجات

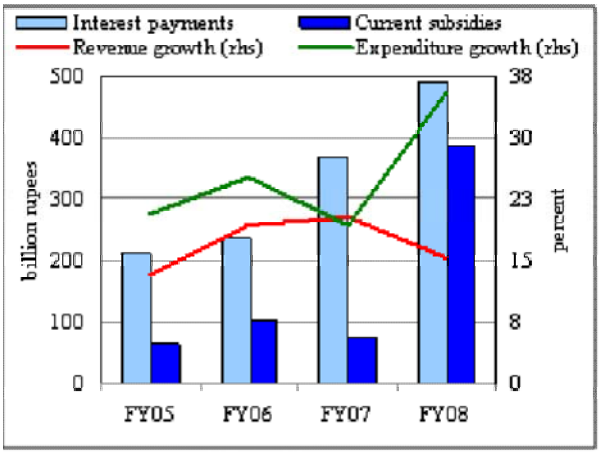

مالی سال 2008ء کی آخری سہ ماہی میں بجٹ خسارہ دیگر سہ ماہیوں کے مقابلے میں غیر معمولی طور پر زیادہ رہا (دیکھئے **شکل 5.2**)۔ آخری سہ ماہی کے دوران مالیاتی خسارے کی اتنی بلند سطح کی وجہ گذشتہ تین سہ ماہیوں کے دوران جمع ہونے والے تیل کمپنیوں اور ریفائنریز کے واجبات کی ادائیگی تھی۔[1]

شکل 5.2 : مالیاتی خسارے میں حصہ

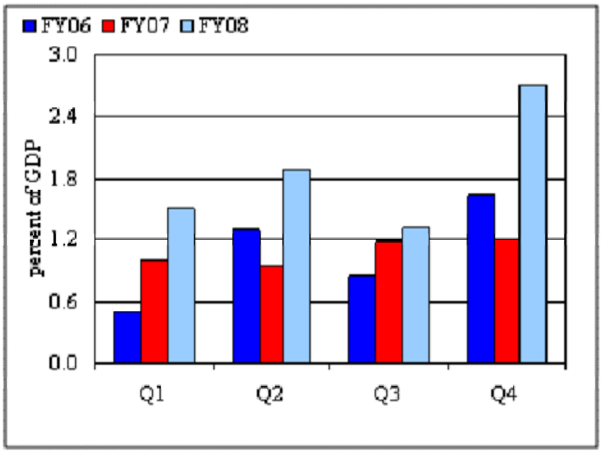

مالی سال 2008ء کے دوران گذشتہ مالی سال کے مقابلے میں ٹیکس محاصل میں 18.1 فیصد کا قابل ذکر اضافہ ہوا لیکن یہ 23.1 فیصد کے مقررہ ہدف سے کم تھا۔ اس کی بڑی وجہ بلاواسطہ ٹیکسوں کی وصولی میں ہونے والی خاطر خواہ کمی ہے۔ توانائی کی ملکی قیمتوں کو تیل کی بڑھتی ہوئی عالمی قیمتوں سے ہم آہنگ نہ کرنے کے باعث تیل اور گیس پر سرچارجز کی وصولی کی سطح بھی پست رہی جس کا نتیجہ غیر ٹیکس وصولیوں میں خاصی کمی کی صورت میں برآمد ہوا۔ اس لیے مالی سال 2008ء کے دوران مقررہ ہدف حاصل نہ ہوسکا اور 15.5 فیصد اضافے کے ساتھ 1809.2 ارب روپے کے مجموعی محاصل اکٹھا کیے گئے جبکہ مالی سال 2007ء میں 20.6 فیصد نمو ہوئی تھی۔

[1] مارچ 2008ء تک آئل ریفائنریز و آئل مارکیٹنگ کمپنیوں کو قیمتوں کے تصفیے کی مد میں 17 ارب روپے ادا کیے گئے تھے۔ نئی حکومت کو یہ واجبات ورثے میں ملے تھے۔ حکومت اپریل تا جون 2008ء کے مابین اب تک 148.9 ارب روپے دے چکی ہے۔ اس ضمن میں مزید دیکھئے پاکستانی معیشت کی کیفیت پر اسٹیٹ بینک کی دوسری سہ ماہی رپورٹ برائے 08-2007ء۔

جدول 5.1 : مجموعی سرکاری مالیات کا خلاصہ

ارب روپے

	م س04ء	م س05ء	م س06ء	م س07ء	بجٹ م س08ء	حقیقی بجٹ م س08ء	بجٹ م س09ء
مجموعی محاصل	794.1	900	1076.6	1298	1475.9	1499.4	1809.2
ٹیکس محاصل	550.1	632.6	753	889.7	1095.5	1050.7	1308.5
غیر ٹیکس وصولیاں	244	267.4	323.6	408.3	380.4	448.7	500.8
مجموعی اخراجات:	923.6	1117	1401.8	1675.5	1874.7	2276.5	2391.5
جس میں							
جاری	778.4	943.1	1121	1375.3	1378.2	1857.6	1875.8
ترقیاتی اور خالص قرض گیری	181	252.5	367.1	424.7	496.5	423.4	515.7
غیر شناخت شدہ	-35.8	-78.5	-86.3	-124.5	-	-4.4	-
فاضل محاصل (+)/ خسارہ (--)	15.7	-43	-44.4	-77.4	97.7	-358.2	-66.6
مجموعی خسارہ	-129.4	-217	-325.2	-377.5	-398.8	-777.2	-582.3
مالکاری بذریعہ	129.4	217	325.2	377.5	398.8	777.2	582.3
بیرونی ذرائع	-6.5	120.4	148.9	147.2	193.1	151.3	165.2
اندرونی ذرائع	124.7	68.2	79.1	158.9	130.7	624.2	391.9
بینکاری نظام	63.7	60.2	70.9	102	80.9	519.9	149
غیر بینک	61	8.1	8.1	56.9	49.7	104.3	242.9
نجکاری وصولیاں	11.2	28.3	97.3	71.5	75	1.7	25.1

ماخذ: اقتصادی سروے 2007-08ء اور www.finance.gov.pk

مالی سال 2008ء کے دوران بھاری مالیاتی خسارے کا سبب مجموعی محاصل میں کمی اور مجموعی اخراجات میں 35.9 فیصد کا اضافہ ہے (دیکھیے جدول **5.1**)۔ مجموعی اخراجات کے بڑھنے کی وجہ سودی ادائیگیوں، زراعانت اور دفاعی اخراجات کے باعث جاری اخراجات میں ہونے والا اضافہ ہے۔ مالی سال 2008ء کے دوران جاری اخراجات میں ان تین مدوں کا حصہ 63 فیصد بنتا ہے۔

شکل 5.3 : مالیاتی کارکردگی کے اظہاریے

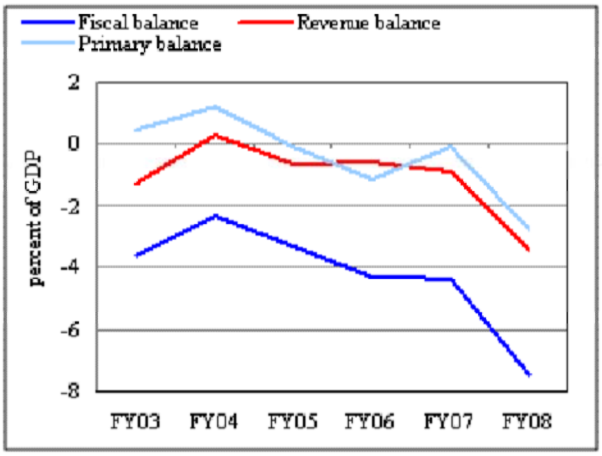

5.2 مالیاتی کارکردگی کے اظہاریے

مالی سال 2008ء کے دوران مالیاتی کارکردگی کے تمام اظہاریوں میں تیزی سے ابتری کا رجحان دیکھا گیا (دیکھیے **شکل 5.3**)۔ مالی سال 2008ء کے دوران مالیاتی خسارے میں دگنے سے بھی زائد کا اضافہ ہوا اور یہ مالی سال 2007ء کے 377.5 ارب روپے سے بڑھ کر 777.2 ارب روپے تک پہنچ گیا۔ اسی طرح مالیاتی خسارہ بلحاظ جی ڈی پی بڑھ کر 7.4 فیصد ہوگیا جو 1999ء کے بعد سے بجٹ خسارے کی بلندترین سطح ہے۔ خسارے کی بلند سطح سے محاصل کی نمو میں کمی اور مجموعی اخراجات میں اضافے کی عکاسی ہوتی ہے۔

مالی سال 2008ء کے دوران محصولاتی توازن[2] ابتری کا شکار ہوکر خسارے میں تبدیل ہوگیا اور جی ڈی پی کے 3.4 فیصد تک پہنچ گیا جبکہ اس کا ہدف جی ڈی پی کا ایک فیصد فاضل

[2] محصولاتی توازن سے حکومت کی بچت کی صلاحیت کو جانچا جاتا ہے اور اسے مجموعی محاصل اور جاری اخراجات میں فرق کی بنیاد پر اخذ کیا جاتا ہے۔

شکل 5.4 : محاصل کے تناسبات

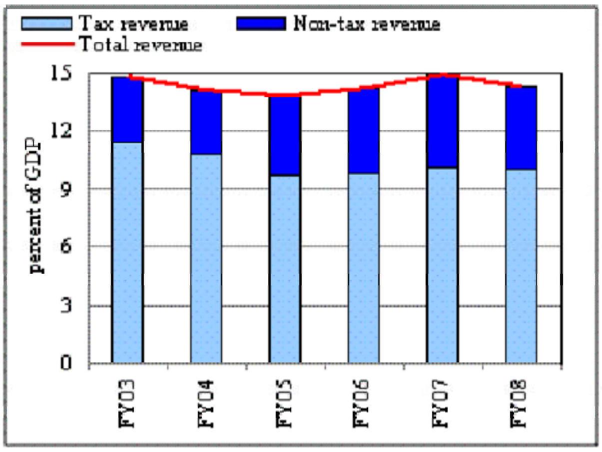

مقرر کیا گیا تھا۔ یہ امر تشویشناک ہے کیونکہ مالیاتی ذمہ داری وتحدید قرضہ ایکٹ کے تحت مالی سال 2008ء اوراس کے بعد محصولاتی توازن بلحاظ جی ڈی پی کم ازکم صفر رہنا ضروری ہے۔

بنیادی توازن[3] بلحاظ جی ڈی پی میں 2.7 فیصد خسارہ ریکارڈ کیا گیا جو مالی سال 2007ء میں 0.1 فیصد تک رہا تھا۔ بھاری سودی ادائیگیوں کے باوجود بنیادی توازن بگاڑنے میں جاری اخراجات کی بلند سطح نے اہم کردار ادا کیا ہے۔

5.3 محاصل

گذشتہ دو برسوں میں بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کرنے کے بعد مالی سال 2008ء میں جی ڈی پی کے فیصد کے لحاظ سے مجموعی محاصل میں کمی آئی ہے کیونکہ ٹیکس محاصل کی نمو رک گئی جبکہ غیر ٹیکس محاصل بھی خاصے کم ہوئے ہیں (دیکھئے **شکل 5.4**)۔

شکل 5.5 : ٹیکس محاصل

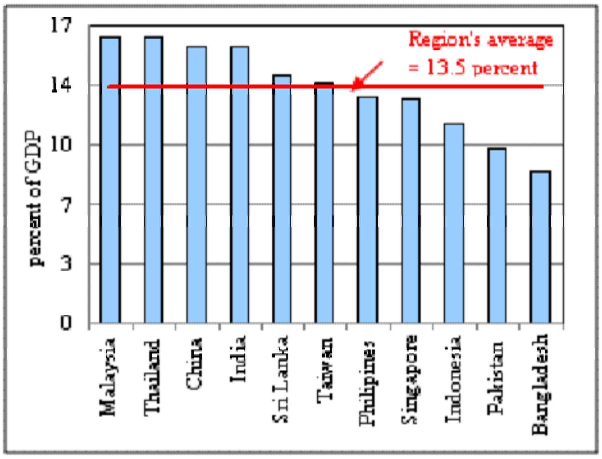

مالی سال 2008ء کے دوران ٹیکس محاصل 18.1 فیصد اضافے کے ساتھ بڑھ کر 1050.7 ارب روپے ہوگئے جبکہ مالی سال 2007ء کے دوران اس میں 18.2 فیصد نمو ہوئی تھی۔ مالی سال 2008ء میں بلاواسطہ ٹیکسوں کی غیر متوقع طور پر خراب کارکردگی نے بین الاقوامی تجارت اوراشیاوخدمات پر عائد ٹیکسوں کے مثبت اثرات کو بھی زائل کردیا (دیکھئے **جدول 5.2**)۔ نتیجتاً، ٹیکسوں اور جی ڈی پی کا مجموعی تناسب کم ہوکر 10 فیصد ہوگیا جو مالی سال 2007ء میں 10.2 فیصد تھا۔ ٹیکس محاصل اور جی ڈی پی کے تناسب کا علاقائی تقابل ظاہر کرتا ہے کہ پاکستان اس ضمن میں پڑوسی ملکوں سے خاصا پیچھے ہے (دیکھئے **شکل 5.5**)۔ پاکستان کا ٹیکسوں اور جی ڈی پی کا تناسب خطے کی اوسط سطح سے بھی کم ہے اور یہ خطے میں دوسری پست ترین سطح پر ہے۔ اس فہرست کا آخری رکن ملک بنگلہ دیش ہے۔ خطے کے ممالک میں تھائی لینڈ اور ملائیشیا سرفہرست ہیں کیونکہ ان ملکوں میں ٹیکس محاصل جی ڈی پی کا 16.3 فیصد بنتے ہیں۔

م س08ء کے دوران غیر ٹیکس محاصل میں بھی خاصی کمی آئی ہے۔ خصوصاً غیر ٹیکس وصولیاں 9.9 فیصد نمو کے ساتھ 488.7 ارب روپے ہوگئیں جبکہ گذشتہ مالی سال کے دوران اس میں 26.2 فیصد کی مستحکم نمو ہوئی تھی۔ غیر ٹیکس محاصل کی خراب کارکردگی کی بڑی وجہ تیل کی ملکی قیمتوں کو عالمی قیمتوں سے ہم آہنگ نہ کرنا ہے۔ م س08ء میں تیل کے بین الاقوامی نرخ تاریخ کی بلند ترین سطح پر پہنچ گئے تھے۔ اس کے نتیجے میں تیل وگیس پر سرچارجز کی وصولیوں میں کمی ہوگئی۔ م س08ء کے دوران پیٹرولیم ڈویلپمنٹ لیوی (PDL) اور گیس پر ترقیاتی سرچارجز کے محاصل کی وصولیاں 35.2 ارب روپے تک پہنچ گئیں جو م س07ء میں ہونے والے 27.2 فیصد اضافے کے مقابلے میں 45.5 فیصد کمی کو ظاہر کرتی ہیں۔

[3] بنیادی توازن سے مالیاتی خسارے کی پائیداری کا جائزہ لینے میں مدد ملتی ہے۔ یہ سودی ادائیگیوں (جنہیں گذشتہ حکومت کی پالیسیوں نے جنم دیا) کے اثرات کو منہا کرکے موجودہ امتیازی میزانیہ موقف کو اجاگر کرتا ہے۔

جدول 5.2 : ٹیکس اور غیر ٹیکس محاصل کے اجزائے ترکیبی

ارب روپے

	مس05ء	مس06ء	مس07ء	مس08ء	سال بسال تبدیلی (فیصد) مس07ء	سال بسال تبدیلی (فیصد) مس08ء
ٹیکس محاصل	**632.6**	**753**	**889.7**	**1050.7**	**18.2**	**18.1**
بلاواسطہ ٹیکس	176.9	215	334.2	387.9	55.5	16.1
املاک پر ٹیکس	9.5	9.1	3.5	4.1	-62.1	18.1
اشیا و خدمات پر ٹیکس	296.3	352	383.3	472	8.9	23.2
بین الاقوامی تجارت پر ٹیکس	117.2	138.2	132.2	150.5	-4.4	13.9
دیگر ٹیکس	32.5	38.7	36.6	36.1	-5.4	-1.3
غیر ٹیکس محاصل	**267.4**	**323.6**	**408.3**	**448.7**	**26.2**	**9.9**
پی ٹی اے / پوسٹ آفس کا منافع	17.7	11	5.8	5	-47.3	-13.2
سود (پی ایس ای اور دیگر)	34.3	13.8	19.6	40.4	41.7	106.1
منافع منقسمہ	56.8	64.2	60	76	-6.6	26.7
اسٹیٹ بینک کا منافع	10	13.9	69.2	87.3	397.8	26.2
دفاع	52.5	67.5	79.6	47.5	17.9	-40.3
سرچارجز	26.8	50.8	64.5	35.2	27.2	-45.5
پٹرولیم	10.6	24.5	29.7	14.5	21.1	-51.2
گیس	16.2	26.3	34.9	20.7	32.9	-40.6
تیل و گیس پر رائلٹی	19.5	24.8	28.5	34.9	15.1	22.4
خام تیل پر حاصل رعایت	-	-	-	18.6	-	-
دیگر	49.9	77.7	81.1	103.9	4.3	28.1
مجموعی محاصل	**900**	**1076.6**	**1298**	**1499.4**	**20.6**	**15.5**

ماخذ : وزارت خزانہ

5.3.1 ایف بی آر کی کارکردگی

ایف بی آر گذشتہ تین برسوں سے ٹیکس محاصل کے اہداف کو کامیابی سے حاصل کرتا رہا ہے تاہم مالی سال2008ء کے دوران وہ اس میں ناکام رہا جس کا بنیادی سبب بلاواسطہ ٹیکسوں کی خراب کارکردگی ہے۔اس کے باوجود ایف بی آر 10 کھرب روپے سے زائد کے ٹیکس جمع کرنے میں کامیاب رہا۔ مالی سال2008ء کے لیے 10 کھرب روپے کے نظر ثانی

جدول 5.3 : فیڈرل بورڈ آف ریونیو کا جمع کردہ ٹیکس (خالص)

ارب روپے

	مس08ء کے اہداف: حقیقی	مس08ء کے اہداف: نظر ثانی شدہ	جمع کردہ خالص ٹیکس: مس07ء	جمع کردہ خالص ٹیکس: مس08ء	وصولی بلحاظ ہدف کا فیصد: حقیقی	وصولی بلحاظ ہدف کا فیصد: نظر ثانی شدہ	سال بسال تبدیلی (فیصد): مس07ء	سال بسال تبدیلی (فیصد): مس08ء
بلاواسطہ ٹیکس	405	385	333.7	388.4	95.9	100.9	48.3	16.4
بالواسطہ ٹیکس	620	615	513.5	618.7	99.8	100.6	5.1	20.5
سیلز ٹیکس	375	375	309.4	375.8	100.2	100.2	5	21.5
فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی	91	92	71.8	92.2	101.3	100.2	29.9	28.4
کسٹم	154	148	132.3	150.7	97.9	101.8	-4.4	13.9
کل ٹیکس	1025	1000	847.2	1007.1	98.3	100.7	18.8	18.9

ماخذ: فیڈرل بورڈ آف ریونیو

شدہ ہدف کے مقابلے میں ایف بی آر نے مجموعی طور پر1007.1 ارب روپے اکٹھے کیے جو18.9 فیصد سال بسال نمو کو ظاہر کرتے ہیں جبکہ گذشتہ سال 18.8 فیصد نمو ریکارڈ کی گئی تھی (دیکھئے **جدول 5.3**)۔تاہم ایف بی آر کے ٹیکسوں اور جی ڈی پی کا تناسب مالی سال2008ء میں معمولی کمی کے بعد9.6 فیصد ہوگیا جو مالی سال 2007ء میں 9.7 فیصد کی سطح پر تھا۔

5.3.1.1 بلاواسطہ ٹیکس

مالی سال2008ء کے دوران بلاواسطہ ٹیکس وصولیاں16.4 فیصد نمو کے ساتھ بڑھ کر388.4 ارب روپے ہوگئیں جبکہ مالی سال 2007ء کے دوران ان میں 48.3 فیصد کی غیر معمولی نمو ہوئی تھی۔ستمبر 2007ء میں بلاواسطہ ٹیکسوں کی نمو کم ہو کر6.9 فیصد رہ گئی اور اس وقت سے ہی وصولیوں میں مشکلات کے آثار نمایاں ہونا شروع ہوگئے تھے۔مزید برآں، دسمبر 2007ء میں بلاواسطہ ٹیکسوں کی وصولی میں32.9 فیصد کی غیر معمولی کمی سے یہ بات خاصی حد تک واضح ہوچکی تھی کہ مالی سال2008ء میں405 ارب روپے کے ہدف کا حصول کافی دشوار ہوگا۔

مالی سال2008ء میں بلاواسطہ ٹیکس وصولیوں کا تفصیلی جائزہ ظاہر کرتا ہے کہ عندالطلب وصولیوں میں 283.1 فیصد اضافے کے باوجود خام آمدنی ٹیکس وصولیوں میں خاصی کمی آئی ہے (دیکھئے **جدول 5.4**)۔اسی طرح مالی سال 2008ء میں رضا کارانہ ادائیگیاں کم ہو کر 12.1 فیصد رہ گئیں جبکہ مالی سال 2007ء کے دوران اس میں 89.5 فیصد کا حیرت انگیز اضافہ ہوا تھا۔تاہم یہاں یہ بات ذہن نشین رکھنا ضروری ہے کہ مالی سال 2007ء میں کی جانے والی رضا کارانہ ادائیگیوں کی بلند سطح کا بڑا سبب بینکوں، ٹیلی مواصلات اور تیل و گیس کے شعبوں کو حاصل ہونے والا بھاری منافع تھا۔اگرچہ کارپوریٹ شعبے کے مالی سال2008ء کے مکمل اعداد وشمار دستیاب نہیں ہیں تاہم اس بات کی واضح علامات موجود ہیں کہ کم از کم بینکاری اور پی ٹی سی ایل (ٹیلی مواصلات کے شعبے میں سب سے زیادہ ٹیکس جمع کرانے والا ادارہ) کے شعبوں کی صورتحال برعکس ہوچکی ہے۔بینکوں کی جانب سے منافع میں کمی کی وجہ اکاؤنٹنگ اور لازمی فروخت کے قواعد میں مطابقت پیدا کرنا تھی۔جولائی تا مارچ مالی سال2008ء کے دوران رضا کارانہ علیحدگی اسکیم (وی ایس ایس) کی وجہ سے پی ٹی سی ایل کو8.3 ارب روپے کا قبل از ٹیکس خسارہ ہوا۔اس کے ساتھ ساتھ پیشگی ٹیکسوں کے طریقہ کار میں تبدیلی بھی رضا کارانہ ادائیگیوں میں کمی کا باعث بنی۔

عندالطلب وصولیاں غیر معمولی اضافے کے ساتھ بڑھ کر42.9 ارب روپے تک پہنچ گئیں جبکہ یہ مالی سال 2007ء میں 11.2 ارب روپے تک رہی تھیں۔بقایا جاتی طلب کی مد میں ہونے والی وصولیوں میں 61.1 فیصد کا اضافہ ہوا ہے جس کی بڑی وجہ محکمہ انکم ٹیکس کی جانب سے ٹیکس نادہندگان کے خلاف کیے جانے والے اقدامات اور حل طلب کیسز کا نمٹایا جانا ہے۔مالی سال2008ء کے دوران رضا کارانہ ادائیگیوں میں خاصی کمی کے باعث ایف بی آر نے ٹیکس ضوابط پر عملدر آمد کو یقینی بنانے کے لیے منتخب ٹیکس دہندگان کے آڈٹ کا آغاز کیا۔اس عمل کے نتیجے میں جاری طلب کافی بڑھ گئی اور مالی سال 2008ء میں جاری طلب کی وصولیاں398 فیصد اضافے کے ساتھ 36.7 ارب روپے تک پہنچ گئیں۔

جدول 5.4 : بلاواسطہ جمع کردہ ٹیکس

ارب روپے

				سال بسال فیصد تبدیلی	
	م س06ء	م س07ء	م س08ء	م س07ء	م س08ء
خام انکم ٹیکس	**243.6**	**346.1**	**395.2**	**42.1**	**14.2**
عندالطلب وصولی	16.8	11.2	42.9	-33.4	283.1
رضا کارانہ ادائیگیاں	87.4	165.6	145.5	89.5	-12.1
ودہولڈنگ ٹیکسز	139.2	168.9	206.6	21.3	22.3
دیگر	0.2	0.5	0.2	96.5	-59.1
دیگر بلاواسطہ ٹیکسز	15.1	9.7	12.1	-35.8	25
خام بلاواسطہ ٹیکسز	258.7	366	414.3	41.4	13.2
بازادائیگی	34	32.2	25.8	-5.2	-19.9
مجموعی بلاواسطہ ٹیکسز	**224.7**	**333.7**	**388.4**	**48.5**	**16.4**

ماخذ: فیڈرل بورڈ آف ریونیو، اسلام آباد

شکل 5.6: مجموعی انکم ٹیکس میں حصہ

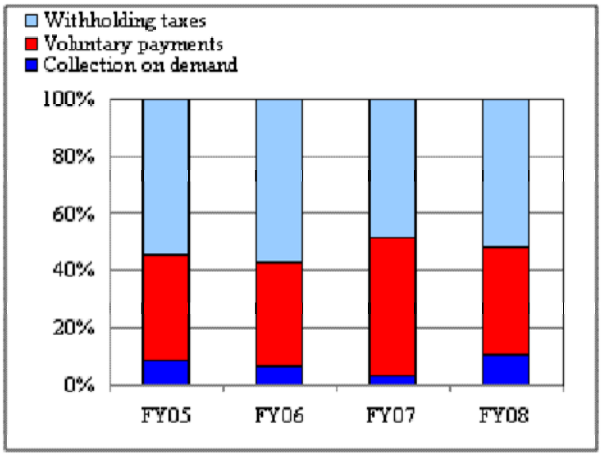

مالی سال 2008ء کے دوران ودہولڈنگ ٹیکس وصولیاں 22.3 فیصد اضافے کے ساتھ 206.6 ارب روپے تک پہنچ گئیں جو مالی سال 2007ء کے 21.3 فیصد اضافے سے زائد ہیں۔ اگرچہ رضاکارانہ ادائیگیوں میں کمی آئی ہے تاہم مالی سال 2008ء کے دوران متاثر کن کارکردگی کے نتیجے میں ودہولڈنگ ٹیکس، مجموعی ٹیکس وصولیوں میں اپنا غالب حصہ دوبارہ حاصل کرنے میں کامیاب ہوگیا (دیکھئے **شکل 5.6**)۔

ودہولڈنگ ٹیکسوں کا تفصیلی جائزہ ظاہر کرتا ہے کہ مالی سال 2008ء میں معاہدوں سے وصولیوں کی نمو مضبوط سطح پر رہی (دیکھئے **جدول 5.5**)۔ اس وقت ودہولڈنگ ٹیکسوں میں معاہدوں کا حصہ 37 فیصد ہے جو مالی سال 2007ء کے 34.7 فیصد سے زیادہ ہے۔ یہ اضافہ مالی سال 2007ء کے دوران بلند ترقیاتی اخراجات کی عکاسی کرتا ہے۔ ودہولڈنگ ٹیکسوں کی دیگر اہم مدوں میں درآمدات، تنخواہیں، ٹیلی فون، برآمدات اور بینکوں کا سود شامل ہیں۔

5.3.1.2 بالواسطہ ٹیکس وصولیاں

مالی سال 2007ء میں بالواسطہ ٹیکس وصولیوں میں 20.5 فیصد کی متاثر کن نمو ہوئی ہے جو مالی سال 2007ء میں صرف 5 فیصد تک رہی تھی۔ یہ امر حوصلہ افزا ہے کہ اس عمدہ کارکردگی میں تمام مدوں کی مستحکم نمو کا اہم حصہ ہے۔ بالواسطہ ٹیکس وصولیوں نے مالی سال 2008ء کے لیے محاصل کے حقیقی ہدف کو بھی تقریباً حاصل کرلیا جسے ممکن بنانے میں سیلز ٹیکس اور فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی کی ہدف سے زائد وصولیوں نے اہم کردار ادا کیا۔

سیلز ٹیکس

مالی سال 2008ء میں سیلز ٹیکس کا نظرثانی شدہ ہدف 375 ارب روپے تھا لیکن اس مد میں 375.8 ارب روپے جمع ہوئے جو 21.4 فیصد نمو کو ظاہر کرتے ہیں۔ اس کے برعکس مالی سال 2007ء کے دوران اس میں صرف 5 فیصد نمو ہوسکی تھی۔ مجموعی ٹیکسوں میں سیلز ٹیکس کے حصے میں معمولی اضافہ ہوا اور یہ 36.5 فیصد سے بڑھ کر 37.3 فیصد ہوگیا۔

جدول 5.5: جمع کردہ ودہولڈنگ ٹیکس

ارب روپے

	م س06ء	م س07ء	م س08ء	فیصد نمو م س07ء	فیصد نمو م س08ء
درآمدات	26.9	26.1	27.7	-2.9	6
تنخواہیں	15.6	16.6	22.6	6.5	36.7
منافع منقسمہ	3.2	4.3	6.5	31.4	51.9
بینک کا سود	6.6	9.4	9.7	42.1	2.9
معاہدے	46.7	58.7	76.5	25.6	30.4
برآمدات	10	10.9	11.5	8.9	5.1
بینکوں سے نکلوائی گئی نقد رقوم	2.3	5	6.2	115.5	23.5
بجلی کے بل	5.1	5.4	5.9	5.4	9.3
ٹیلی فون	7.6	13.1	18.1	72.5	38.8
دیگر	15.1	19.5	21.8	28.5	12.3
مجموعی ودہولڈنگ ٹیکس	**139.2**	**168.9**	**206.6**	**21.3**	**22.3**

ماخذ: فیڈرل بورڈ آف ریونیو

سیلز ٹیکس کے ملکی اجزا سے 180.4 ارب روپے حاصل ہوئے جو 35.1 فیصد کی نمو کو ظاہر کرتے ہیں جبکہ گذشتہ سال اس میں 8.2 فیصد نمو ہوئی تھی۔ اسی طرح درآمدات سے متعلق سیلز ٹیکس میں 11.1 فیصد کا اضافہ ہوا ہے۔ ملکی اجزا سے وصولیوں میں بہتری کی اہم وجہ خام تیل کی درآمدی نفع یابی کی شرح کو صفر کرنا ہے جس کے پیداواری ٹیکس پر مثبت اثرات مرتب ہوئے۔ درآمدی سیلز ٹیکس کے محاصل میں پیٹرولیم کا حصہ 74.3 ارب روپے، خوردنی تیل و موم 15.4 ارب روپے اور پلاسٹک کی مصنوعات کا حصہ 14.6 ارب روپے بنتا ہے۔ ملکی سیلز ٹیکس میں پیٹرولیم مصنوعات 60.5 ارب روپے، خدمات 45.5 ارب روپے اور چینی 15.4 ارب روپے کے ساتھ سرفہرست رہے۔

کسٹم ڈیوٹی

مالی سال 2008ء کے دوران کسٹم ڈیوٹی کی مد میں 150.7 ارب روپے کے محصولات اکٹھے کیے گئے جو 13.9 فیصد نمو کو ظاہر کرتے ہیں۔ گذشتہ مالی سال کے دوران اس میں 4.4 فیصد کی کمی ہوئی تھی۔ کسٹم ڈیوٹی کی وصولیوں میں اضافے کی بنیادی وجہ مالی سال 2008ء میں قابل ڈیوٹی درآمدات میں ہونے والا 27 فیصد اضافہ ہے جس نے ٹیرف کی شرحوں میں کمی کے اثرات کو زائل کردیا۔

درحقیقت مالی سال 2008ء کے دوران متعدد اجناس پر ڈیوٹی میں نرمی نے ان کی درآمدی قدر بڑھادی ہے۔ پیٹرولیم مصنوعات کی قدر میں 66.4 فیصد، خوردنی تیل وموم 90.4 فیصد، فولاد اور اسکریپ میں 30.4 فیصد اضافے سے کسٹم ڈیوٹی اکٹھا کرنے میں مدد مل سکی ہے۔ قیمتوں کی وجہ سے بھی پیٹرولیم مصنوعات کی درآمدات کے حجم میں خاصا اضافہ ہوا۔ حکومت نے مالیاتی سال 2008ء کی ساری مدت کے لیے تیل کی قیمت کا تخمینہ 65 ڈالر فی بیرل لگایا تھا تاہم پیٹرولیم مصنوعات کی قیمتوں میں غیر متوقع اضافے کے باعث اس مد میں کسٹم ڈیوٹی میں 58.9 فیصد کی نمو ہوئی ہے۔ گاڑیوں کی درآمدی قدر کے گرنے کی وجہ استعمال شدہ کاروں کی درآمد کو محدود کرنے کے متعلق پالیسی موقف ہے۔ اسے کارمالکاری کی محدود سطح سے بھی منسلک کیا جاسکتا ہے، جس میں کمی کا بڑا سبب غیر ادا شدہ قرضوں کی بھاری مقدار ہے۔

کسٹم ڈیوٹی کے اجزا کا تجزیہ ظاہر کرتا ہے کہ سرفہرست اجزا میں گاڑیوں سے 15.8 فیصد، پیٹرولیم مصنوعات سے 14.7 فیصد، خوردنی تیل وموم سے 10.6 فیصد اور برقی مشینری سے 8.3 فیصد محاصل اکٹھا ہوئے۔

وفاقی ایکسائز ڈیوٹی

جدول 5.6 فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی کی وصولی

ارب روپے

اہم اجناس	م س07ء	م س08ء	سال بسال تبدیلی: مطلق	سال بسال تبدیلی: فیصد
سگریٹ اور تمباکو	28.4	28.5	0.1	0.4
سیمنٹ	15.2	15.1	-0.1	-0.6
خدمات	4.4	12.4	8	181.3
قدرتی گیس	6.2	6.1	-0.2	-2.8
مشروبات	4.4	4.1	-0.3	-5.8
مشروبات کا پاوڈر	2.8	3	0.2	6.3
ضمنی کل	61.5	69.3	7.8	12.7
دیگر	5.6	8.6	2.9	52.5
کل (ملکی)	67.1	77.8	10.7	16
کل (درآمدات)	4.8	14.4	9.5	196.9
مجموعی (خام)	71.9	92.2	20.3	28.2
بازرسی وریبیٹ	0.1	0	-0.1	-72.3
کل (خالص)	**71.8**	**92.2**	**20.4**	**28.4**

ماخذ: فیڈرل بورڈ آف ریونیو

مالی سال 2008ء کے دوران وفاقی ایکسائز ڈیوٹی کی مد میں 92.2 ارب روپے جمع ہوئے جو مالی سال 2007ء کے مقابلے میں 28.4 فیصد زیادہ ہیں۔ اس خاطر خواہ اضافے کی وجہ سے مجموعی ٹیکسوں میں ایف ای ڈی کا حصہ بڑھ کر 9.2 فیصد تک پہنچ گیا (دیکھئے **جدول 5.6**)۔ وفاقی ایکسائز ڈیوٹی ایسا واحد زمرہ ہے جس کے نظر ثانی شدہ ہدف میں اضافہ کیا گیا۔ وفاقی ایکسائز ڈیوٹی میں مستحکم نمو کی اہم وجہ اس کے دائرے میں غیر مالی خدمات اور فضائی سفر کی شمولیت ہے۔ مذکورہ دونوں زمروں کے شامل ہونے سے ایف ای ڈی کی ٹیکس بنیاد وسیع ہوگئی جبکہ ملکی پیداوار اور درآمدات پر ایک فیصد اسپیشل ایکسائز ڈیوٹی کے نفاذ سے بھی اسے فائدہ پہنچا ہے۔ مالی سال 2009ء کے وفاقی بجٹ میں متعدد نئے اقدامات کیے گئے ہیں جن میں ٹیلی مواصلات کی خدمات، بینکاری، بیمہ اور فرنچائز خدمات پر ڈیوٹی کی شرحوں میں اضافہ، کاروں کی درآمدات و مقامی رسد پر وفاقی ایکسائز ڈیوٹی کا نفاذ شامل ہیں۔ توقع ہے کہ مذکورہ ٹیکسوں سے اس مد میں زیادہ محاصل جمع کرنے میں مدد ملے گی۔ وفاقی ایکسائز ڈیوٹی کی وصولیوں میں سگریٹ وتمباکو 28.5 ارب روپے، سیمنٹ 15.1 ارب روپے، خدمات 12.4 ارب روپے اور قدرتی گیس 6.1 ارب روپے کے ساتھ سرفہرست ہیں۔

5.4 اخراجات

مجموعی سرکاری اخراجات 35.9 فیصد اضافے کے ساتھ بڑھ کر 2276.5 ارب روپے ہوگئے۔ یہ 1975ء کے بعد ان اخراجات میں ہونے والی سب سے بلند نمو ہے۔ گذشتہ سال مجموعی سرکاری اخراجات میں 19.5 فیصد کی نمو ہوئی تھی۔ نتیجتاً، مجموعی اخراجات اور جی ڈی پی کا تناسب بڑھ کر 21.7 فیصد ہوگیا جو ایک دہائی کے دوران اس کی بلند ترین سطح

ہے (دیکھئے **شکل 5.7**)۔ یہ امر باعث تشویش ہے کہ مالی سال 2008ء کے دوران مجموعی اخراجات میں اضافے کی بڑی وجہ جاری اخراجات میں ہونے والی غیر معمولی نمو ہے جبکہ ترقیاتی اخراجات میں صرف 4.2 فیصد اضافہ ہوسکا۔

شکل 5.7 : اخراجات کے تناسبات

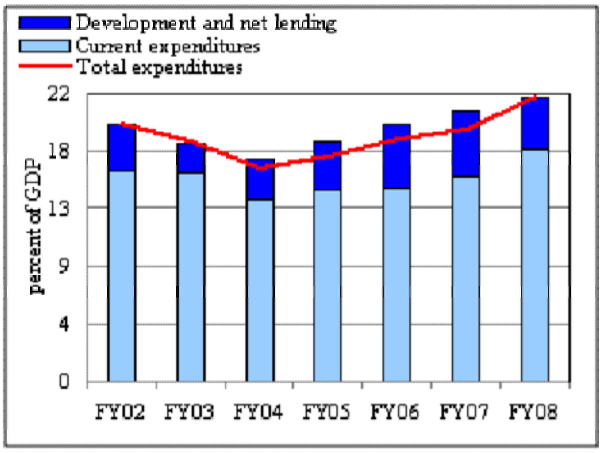

مالی سال 2008ء کے دوران جاری اخراجات میں اضافے کی یہ وجوہات ہیں: (1) ملکی قرضوں پر سودی ادائیگیاں بدستور بڑھتی رہیں جن کی وجہ سے ملکی قرضہ جات اور جی ڈی پی کے تناسب میں سودی ادائیگیوں کا حصہ مالی سال 2008ء میں بڑھ کر 4.1 فیصد ہوگیا جو گذشتہ مالی سال میں 3.7 فیصد تک رہا تھا (2) اگرچہ مالی سال 2008ء کے دوران جی ڈی پی اور دفاعی اخراجات کے تناسب میں 0.2 فیصدی درجے کمی آئی ہے تاہم حقیقی اخراجات میں گذشتہ سال کے مقابلے میں خاصا اضافہ دیکھا گیا ہے اور (3) زراعانت کی موجودہ سطح جو مالی سال 2007ء میں جی ڈی پی کے ایک فیصد سے بھی کم تھی مالی سال 2008ء میں بڑھ کر 3.7 فیصد ہوگئی (دیکھئے **جدول 5.7**)۔

ملکی قرضہ جات پر سودی ادائیگیوں کے حصے میں اضافے کا بنیادی سبب 90ء کی دہائی کے آخر میں مالکاری ضروریات پوری کرنے کے لیے بلند شرح منافع پر فروخت کیے جانے والے ڈیفنس سیونگز سرٹیفکیٹس ہیں۔ نومبر 1996ء تا مئی 1999ء میں ڈیفنس سیونگز سرٹیفکیٹس 18.04 فیصد شرح منافع پر فروخت کیے گئے۔ ان سرٹیفکیٹس کی مدت مئی 2009ء میں مکمل ہوگی اس لیے مالی سال 2009ء میں بھی ڈیفنس سیونگز سرٹیفکیٹس کے قرضوں کی ادائیگی کی لاگت خاصی زیادہ رہے گی۔

جدول 5.7 : جاری اخراجات کے اجزائے ترکیبی

ارب روپے

	مالی سال 06ء	مالی سال 07ء	مالی سال 08ء
جاری اخراجات	**1121**	**1375.3**	**1857.6**
جس میں: سودی ادائیگیاں	237.1	368.8	489.7
ملکی	195	318.9	430.2
بیرونی	42.1	49.9	59.5
دفاع	242	249.9	285.1
زراعانت	101.2	76	395
سبکدوشی الاؤنس	40.1	42.2	56.5
صوبائی	332.7	402.2	437.1

ماخذ: اقتصادی سروے 08-2007ء اور وزارت خزانہ

مالی سال 2008ء کی پہلی تین سہ ماہیوں کے دوران ترقیاتی اخراجات میں 27.5 فیصد کی متاثر کن نمو ہوئی جبکہ چوتھی سہ ماہی میں حکومت نے ترقیاتی اخراجات تیزی سے کم کردیے۔ مالی سال 2008ء کی چوتھی سہ ماہی میں وفاقی حکومت نے 46.8 ارب روپے کے ترقیاتی اخراجات کیے جبکہ مالی سال 2007ء کی اسی سہ ماہی میں 101.3 ارب روپے کے ترقیاتی اخراجات کیے گئے تھے۔ اس کے نتیجے میں ترقیاتی اخراجات کی نمو گر کر 4.2 فیصد ہوگئی جبکہ یہ مالی سال 2007ء میں 18.8 فیصد رہی تھی۔

5.5 صوبائی مالیاتی سرگرمیاں

محصولات کی وصولی میں اضافے اور مجموعی اخراجات میں کمی کی وجہ سے مجموعی اور صوبہ وار توازن میں خاصی بہتری آئی ہے۔ مزید برآں چاروں صوبوں کا محصولاتی توازن فاضل رہا۔ مالی سال 2008ء کے دوران تمام صوبوں کی محصولاتی آمدنی 667.2 ارب روپے رہی جن میں وفاقی ٹیکسوں کا حصہ 457.4 ارب روپے بنتا ہے (دیکھئے **جدول 5.8**)۔ تاہم

صوبوں کی محصولاتی وصولیوں میں اضافے کا بڑا سبب غیر ٹیکس محاصل کی بہتر کارکردگی اور ترقیاتی اخراجات کے لیے 42.7 ارب روپے کی وفاقی گرانٹس ہیں۔

صوبہ وار تجزیہ ظاہر کرتا ہے کہ مالی سال 2008ء کے دوران نہ صرف چاروں صوبوں کے محصولات فاضل رہے بلکہ ان میں گذشتہ مالی سال کے محصولاتی توازن کے مقابلے میں خاصی بہتری بھی دیکھی گئی ہے (دیکھئے **شکل 5.8**)۔ تین صوبوں کے محصولاتی توازن میں اضافے کا براہ راست تعلق وفاقی محاصل میں سے صوبوں کو ان کے حصے کی ادائیگی اور صوبائی غیر ٹیکس وصولیوں سے ہے تاہم بلوچستان کے محصولاتی توازن میں بہتری کی بڑی وجہ وفاقی گرانٹس ہیں۔

شکل 5.8 : صوبائی محصولاتی توازن

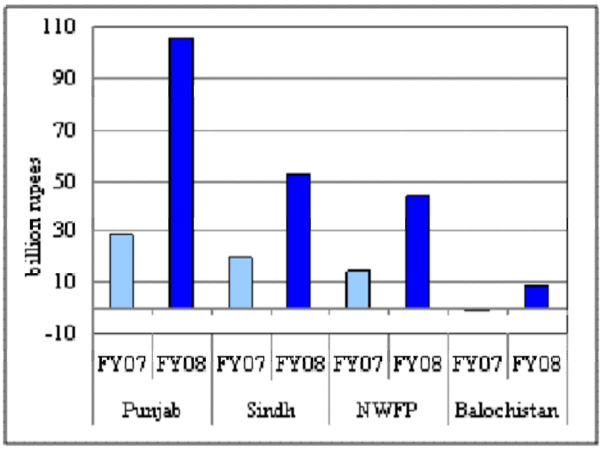

جدول 5.8 : مجموعی صوبائی مالیات کا خلاصہ

ارب روپے

	م س06ء	م س07ء	م س08ء
مجموعی محاصل	**450.3**	**483.4**	**667.2**
وفاقی محاصل میں صوبائی حصہ	300.7	400.1	457.4
صوبائی ٹیکس	36.8	36.8	40.8
املاک ٹیکس	9.1	3.5	4.1
اس میں شامل ہیں: زرعی ٹیکس	0.9	0.9	0.9
ایکسائز ڈیوٹی	2.3	2.5	2.9
اسٹیمپ ڈیوٹی	10.2	10.3	11.3
موٹر وہیکل ٹیکس	7.1	7.7	7.8
دیگر	8.1	12.9	14.6
صوبائی غیر ٹیکس محاصل	47.6	45.4	78
سود	0.3	1.4	10.2
آبی بجلی سے منافع	6	4.2	7.8
آب پاشی	2.5	2.7	2.8
دیگر	38.8	37.1	57.2
وفاقی قرضے اور منتقلی/ گرانٹ	65.2	1.1	91
قرضے (خالص)	-0.1	-28.4	15.3
گرانٹ	65.3	29.5	33
گرانٹ برائے ترقیاتی اخراجات	-	-	42.7
مجموعی اخراجات	**496.6**	**602.9**	**671.1**
جاری اخراجات	355.6	420.3	457
وفاقی حکومت کو سودی ادائیگی	22.9	18.1	19.9
دیگر جاری اخراجات	332.7	402.2	437.1
ترقیاتی اخراجات	141	182.6	214.1
مجموعی توازن	**-46.3**	**-119.5**	**-3.9**

ماخذ: وزارت خزانہ